سوال

(539)ماہ صفر کے آخری بدھ کوچاشت کی نماز پڑھنا یہ خلاف سنت ہے

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہمارے ملک میں بعض علماء کہتے ہیں کہ ماہ صفر کے آخری بدھ کو ایک نماز پڑھی جاتی ہے جو ضحی کے وقت چار رکعت ایک سلام سے پڑھی جاتی ہے ۔ ہر رکعت میں سورئہ فاتحہ ، سورہ کوثر، سترہ (۱۷) بار، سورئہ اخلاص پچاس (۵۰) بار اور معوذتین ایک ایک بار پڑھتے ہیں ۔ سلام پھیر کر تین سو ساٹھ دفعہ یہ آیت پڑھتے ہیں :

وَاللَّهُ غَالِبٌ عَلَىٰ أَمْرِهِ وَلَـٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ٢١ ...یوسف

پھر جوہرۃ الکمال تین بار پڑھ کر آخر میں ایک دفعہ کہتے ہیں :

سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ ١٨٠ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ ١٨١ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ١٨٢ ...الصافات

اور فقیروں کو کچھ روٹی بھی خیرات کے طور پر دیتے ہیں ۔ اس عمل کی خاصیت یہ ہے کہ صفر کے آخری بدھ کو جو مصیبتیں اور بلائیں نازل ہوتی ہیں ان سے حفاظت ہوتی ہے ۔ وہ کہتے ہیں کہ ہر سال صفر کے آخری بدھ کو تین لاکھ بیس ہزار بلائیں نازل ہوتی ہیں اور یہ سال کا سب سخت دن ہوتا ہے ۔ لیکن جو شخص اس دن مذکورہ بالا طریقے سے مذکورہ بالا نماز پڑھ لے وہ ان تمام بلائوں اور مصیبتوں سے محفوظ ہو جاتا ہے اور جو کوئی اس طرح یہ نماز ادا نہ کر سکے ۔ مثلاً بچے وغیرہ تو اسے یہ سورتیں اور آیات لکھ کر گھول کر پلا دی جائیں ۔ ۔ کیا یہ عمل جائز ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سوال بیان کی گئی نماز کی کوئی دلیل قرآن مجید میں ملتی ہے نہ حدیث شریف میں ۔ اس کا ثبوت صحابہ تابعین میں سے کسی سے ملتا ہے اور نہ بعد کے کسی نیک بزرگ سے ، لہٰذا یہ غلط کام اور بدعت ہے ۔ نبی ﷺ نے فرمایا :

((مَنْ عَمِلَ عَمَلاً لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ))

''جس نے کوئی ایسا عمل کیا جو ہمارے دین کے مطابق نہیں وہ مردود ہے ۔''

نیز فرمایا :

((مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ))

''جس نے ہمارے دین میں کوئی نیا کام ایجاد کی اجو (دراصل) دین میں سے نہیں تو وہ ناقابل قبول ہے۔''

جس نے یہ نماز اوراس کی فرضی فضائل کی نسبت جناب رسول اللہ ﷺ یا کسی صحابی کی طرف کی اس نے بہت بڑا جھوٹ بولا، اسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے کذابوں کی وہ سزا ملے گی جس کا وہ مستحق ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ دارالسلام

ج1

محدث فتویٰ